قیدے گر ہمیں آزاد کریں اب یہ لئیم
پوچھے جو کوئی کہ ہے کون یہ کسکا ہے یتیم
کہیے عابد کو ہوں مقتل پہ شہ دین کے مقیم
یوں کہیں معتکف گور غریباں ہیں ہم

بیٹا اسکا یہ ہے جسے کہتے رسول الثقلین
دیکھتا ہے کدھر اے فاطمہ کے نور العین
بر میں آجا تو ہمارے بھی ترے صدقے حسین
جو مبدم لاڈ ترے کرینگے قربان ہیں ہم

سودہ ان ظالموں کے ہاتھ کو اب بخشی وطن
چلو پانی بھی پلا اُس کی نہ کاٹی گردن
ای برادر ہمیں نہ گور اس کو ملی ہے نہ کفن
لشتہ کہتے ہیں لعین صاحب ایمان ہیں ہم

چور ہو جب وہ گرا گھوڑے سے بر روئے زمین
ظہر کا وقت اگر ہاتھ سے ٹلجاوے کہیں
جلدی سر کاٹ لو اسکا یہ لگے کہنے لعین
ہونگے شرمندہ خدا سے کہ مسلمان ہیں ہم

سر تواسے کا نبی ابنکے لیں سر سے اُتار
زہے اسلام وزہے دین وزہی یہ دیندار
ہاتھ سے وقت نماز اس پہ نہ دیویں زنہار
کفر کہتا ہے کہ اس دین پہ حیران ہیں ہم

کر چکے قطع سخن اپنے کو اب اہل حرم
باز پرس انکی جو محشر میں پڑے گی جس دم
سودا یاں تو بھی ہو خاموش نہ مار اے دم
یوں وہ فرماتے ہیں حامی ترے اس آن میں ہم

مرثیہ حضرت

یارو سنو تو خالق اکبر کے واسطے
وہ بوسہ گہ نبی تھی پیمبر کے واسطے
انصاف سے جواب دو حیدر کے واسطے
یا ظالموں کی برش خنجر کے واسطے

کیا تیغ و تیر و نیزہ و کیا کارد کیا تبر
کوئی چڑھائے چرخ کوئی رگڑی سنگ پر
لے سیل تا بہ تشنہ و برچھی سے تا خنجر
اُس نور چشم شافع محشر کے واسطے

وہ نازکی گلو رخ نبی کی ہوا تھا خلق
جس سینے پر کبھی ہو تو ہو فاطمہ کو قلق
یا اس لیے کہ ذبح کریں اسکو تشنہ حلق
واں بیٹھے شمر کاٹنے کو سر کے واسطے

شمشیر ہاے دشمن دین کے پئے قتال
نیزے کی بہر سینۂ اعدا بنی تھی بھال
یا اسلیے کہ قتل ہو اس سے نبی کی آل
یا انکے سر دکھانے کو گھر گھر کے واسطے

اکثر چلانا تیر کا تودے پہ ہے صواب
ٹک منصفی سے دو مری ابیات کا جواب
یا کیجیے تو وہ سینۂ ابن ابو تراب
یار د نبی کی روح مطہر کے واسطے

دیکھا جہاں میں کافر و دیندار کا بھی بیر
انکی سی پر قساوت قلبی نہ کی میں سیر

پینے دین آب انس سے نہ تابہ وحش و طیر
مانع ہون ابن ساقی کوثر کے واسطے

امت ہے وہ کہ خانۂ دین کی ہو پاسبان
آتش برائے پخت و پز آئی تھی رہبان
یا لوٹ لیوے اُنکے پیمبر کا خانمان
یا دینے کو وہ فاطمہ کے گھر کے واسطے

راوی لکھے ہے خرد و کلان ہمین جب ہوا
شش ماہہ طفل اصغر معصوم تک ہوا
تیر سے اور تیغ سے سب کا لہو جدا
طعمہ عقاب تیر ستمگر کے واسطے

تنہا پھر اُس زمین پہ رہا شاہ کربلا
بعد اس ستم کے خیمہ ہوا مورد بلا
اسکا بھی تیغ ظلم سے آخر کٹا گلا
غارت گرونکے ہاتھ سے زیور کے واسطے

خیمے مین جب گھسے وہ لعین چھاتیان کے
کیا ہووے اُن غریبون نے جنپر یہ آ بنے
بیٹی پہ چھپے تھی ان کنیزان بیچ جا کے
جز یہ کہ دین خدا و پیمبر کے واسطے

تلوارین کھینچ کھینچ یہ بولے وہ بد خصال
گردن پہ اپنی جان کا اپنی نہ لو وبال
جلدی سے تم بتاؤ کدھر ہے متاع و مال
برباد زندگی کو نہ دو زر کے واسطے

سجاد نے کہا جو ہمارا تھا مال و زر
کیون باندھتے ہو قتل پہ عورات کے کمر
ٹکڑے ہوئے پڑا ہے وہ ہمین جدھر تدھر
یہ رہ گئی ہین پیٹنے کو سر کے واسطے

جسکا ہے نام زر سو نہ یان بیش ہے نہ کم
کیا دینگے ہم تمہین کہ تمہین سے لیا ہے ہم
دینے کو یان نہ دام ہے موجود نے درم
داغ جگر رسول کی دختر کے واسطے

غربت کو تم نے دیکھ ہماری وہ کچھ دیا
آڑے تمہارے آویگا وان یہ لیا دیا
جس سے کہ شکر ہم نے بدرگاہ حق کیا
سبکو جہان بلائینگے محشر کے واسطے

گر قتل ہی انھونکا تمہارا ہے مدعا
چاہو جو زر تو دیکھ لو ہو جس جگہ دھرا
حاضر تمہارے سامنے سب ہین رنگ کیا
قفل و کلید کچھ نہین یان گھر کے واسطے

یہ سنکے وہ لعین لگے لینے لوٹنے
باہم سگے قساوت قلبی سے بولنے
ہر اک مکان کھودنے اور بقچے کھولنے
کپڑا کسو کے رکھیو نہ چادر کے واسطے

سب کچھ غرض کہ چھین لیا سبکو مار مار
چھوڑین کسیکی چیز سے کچھ کب وہ نابکار
خلخال تک تو دختر زہرا سے لی اتار
گوش سکینہ چیر لیا جو گوہر کے واسطے

خیمہ و قنات آتش کین سے جلا دیے
سر پر کسیکے تھا تو نہ تھا تن کی کچھ سیے
کپڑے نچوڑے تن کے اور ان سے
تن پر کسی کے تھا تو نہ تھا سر کے واسطے

القصہ کام اُنکے نے پایا جب اختتام
پہونچے جو حربگاہ تلک واں کیا قیام
لیکر حرم روانہ ہوئے تب بسوئے شام
دکھلانیکو وہ عترت اطہر کیواسطے

میں آہ کیا کہوں نظر آئی جو کچھ وہ ٹھانو
گر ہاتھ تھا درست کسی کا جدا تھا پانو
جس جا کٹا ہوا تھا رسول خدا کا گانو
شبیہ کل اور آل پیمبر کے واسطے

تو تھونپہ جا پڑی نظر اُن کی جو ناگہان
زینب پکاری ہے تواں تو تھونمیں جہان
تاریک و تیرہ ہوگیا آنکھونمیں دوجہان
بھائی جگہ نے اپنی بھی خواہر کیواسطے

اے بیگناہ کشتۂ و بلا بوح بے سبب
میں کیونکہ اتنی تو تھونمیں پاؤں تجھے کہ جب
پہونچی ہوں تجھ تلک آنکے مین بھی بصد تعب
بھیجا نہ نے کو سر نہو پیکر کے واسطے

تجھ سر کے شام جانیکا میں کیا کہوں اصول
اِس سر کے بالین سے سدا نبچۂ رسول
لٹکے تھا نوک نیزہ کی اور زیر ہی تھی جھول
شانہ تھا گیسوان معنبر کے واسطے

نانا رداکو اپنی رکھے تیرا فرش خواب
بابا کی کنیت کی سبب ابن بو تراب
ہاں پڑ سکنے زمین پہ کبھو عکس آفتاب
تین خاک اختیار کی بستر کیواسطے

کپڑونکی غم میں چاہیے رو روئکے میں مرون
اے نور چشم فاطمہ بتلا میں کیا کرون
کفنا کے کسطرح سے تجھے گورمیں دھرون
سوتو نہیں ہی چادر و معجر کیواسطے

زینب غرض کہ رو رو بآواز دردناک
یہ کہتی تھی وہ پڑا ہی کہ جسکے قدم کی خاک
کہتی تھین یہ کہ تیغ ستم سے ہوا ہلاک
سرمہ تھی چشم خسرو خاور کیواسطے

یا مرتضیٰ علی ولی حشر کا قیام
سودا کو بھولیو نہ تو اپنے ز فیض جام
جس روز ہو عرش کے رکھے ہے یہ غلام
دریائے العطش سے کے شنا ور کیواسطے

مرثیۂ مربع مستزاد

ہے ایک روایت ز روایات پر از غم
رو اسکو تو سنکر
میدان میں شہ دین کے مارے گئے جس دم
سب خویش و برادر
زینب سے لگے کہنے یہ تب سرور عالم
تم سنتی ہو خواہر
سر پر نہ رہا کوئی مرے مونس و ہمدم
غیر از دم خنجر
مجکو بھی جدھر وہ گئے اودھر ہی کو جانا
اے صاحبۂ دین